General Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

32

اسلامیات

سوال نمبر ۲:

زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں۔ اس کے روحانی اخلاقی [illegible] اثرات
بھی بیان کریں۔

جواب:

Why so congested?

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بہت واضح الفاظ میں سورۃ الذاریات میں فرما دیا

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی کہ میں نے [illegible]
کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ [illegible] اللہ سبحانہ تعالیٰ نے عبادات بھی
بتا دیں کہ کون کون سی عبادات فرض ہیں اور کن کن شرائط کے ساتھ فرض ہیں
فرض عبادات دو قسم کی ہیں [illegible] زکوٰۃ ایک [illegible]
ہے جو کہ مسلمانوں پر چند شرائط کے ساتھ فرض [illegible]
معاشی نظام کے استحکام کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس
کا تعلق مال سے ہے چاہے وہ پیسوں کی صورت میں ہو
یا پراپرٹی کی صورت میں ہو۔ جانور مویشی کی صورت میں یا سونے
اور چاندی کی صورت میں ہو۔ زکوٰۃ کے انسان کی روحانی اور اخلاقی
زندگی پر بہت مثبت اثرات ہیں [illegible]
معیشت اور معاشرے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی [illegible]
میں بہتری اور ترقی کا باعث ہے۔

زکوٰۃ کی تعریف:

زکوٰۃ لغت میں پاک کرنے کو کہتے ہیں یعنی کسی چیز کو صاف کرنا۔
زائد کے معنی میں بھی ہے۔ جب مال میں سے زائد حصہ نکال دیا جائے تو مال صاف ہو جاتا ہے

Scanned with CamScanner

اصطلاحاً زکوٰۃ کہتے ہیں کہ حامل نصاب شخص اپنے تمام مال کا چالیسواں
حصہ مصارفین زکوٰۃ میں تقسیم کر دے جب مال پر سال گزر جائے۔

۱- حاملین نصاب کون ہیں:

۱- وہ شخص جس کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ ہو یا چاندی ساڑھے
باون تولہ یا ان کی برابر کی قیمت ہو۔ اگر مال مویشی ہوں تو کم سے
کم 5 اونٹ، 30 گائے یا ۴۰ بکریاں ہوں۔

۲- مصارف الزکاۃ کون ہیں:

جن کو زکوٰۃ دی جائے گی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ مصارف ذکر
کیے ہیں ۱- فقراء ۲- مساکین ۳- مسافر
۴- عاملین الزکاۃ ۵- قرض دار ۶- مؤلفۃ القلوب
۷- اللہ کے راستے میں ۸- مجاہدین

۳- سال گزر چکا ہو:

اس نصاب پر سال کا گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرط ہے۔ اگر سال
سے کچھ وقت پہلے مال تباہ ہو گیا یا ختم ہو گیا تو زکوٰۃ واجب نہ ہو گی

۴- کتنی زکاۃ آئے گی:

ساڑھے سات تولہ سونا پر چار دینار زکوٰۃ ہو گی
ساڑھے باون تولہ چاندی پر دو سو درھم زکوٰۃ ہو گی۔
پانچ سے پچیس اونٹ پر ۱ بکری زکوٰۃ ہو گی
تیس گائے پر ایک سال کا گائے کا بچہ اور چالیس پہ 1 یا 2 سال کا بچہ
چالیس بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہو گی۔

اس پر احادیث میں مزید تفصیل موجود ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں:

فرض عبادت ہے: زکوٰۃ کی سب سے بڑی اہمیت یہی ہے کہ یہ وہ عبادت ہے جس کو اللہ رب العزت نے شرائط کے پورا ہونے کے ساتھ فرض قرار دیا ہے۔ قرآن و احادیث میں اس پر بے جا دلائل موجود ہیں۔

قرآن سے استدلال:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

۱- "واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکاۃ" (القرآن)

اور تم نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔

۲- "ومما رزقنھم ینفقون" (القرآن)

اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں

۳- اسی طرح مصارف میں زکوٰۃ کو بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فقراء، مساکین، مہاجرین، عاملین زکوٰۃ، مؤلفۃ القلوب قرضداروں کو مسافروں اور اللہ کے راستے میں نکلنے والوں کو دو۔

ان آیات مبارکہ سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے انسان کو جو مال دیا ہے وہ جمع کرنے کے لئے نہیں دیا۔ اللہ رب العزت کو ذخیرہ اندوزی سخت ناپسند ہے، بلکہ اللہ رب العزت کو پسند ہے کہ انسان اپنے مال میں سے کچھ حصہ صدقہ و خیرات کر کے اس کی رضا حاصل کرے

احادیث سے استدلال:

احادیث میں نبی علیہ السلام نے زکوٰۃ کے نصاب کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عبادت کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

۱۔ "بنی الاسلام علی خمس ... (مسلم / بخاری)

اسلام کی بنیاد پانچ عبادات پر ہے یہ کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ کو ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو (متفق علیہ)

۲۔ اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاملین زکوٰۃ مال لے کر آیا اور کہا کہ یہ مال زکوٰۃ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ دیا گیا ہے حضور علیہ السلام نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور اسکی ممانعت کی۔

ان احادیث سے زکوٰۃ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسقدر اہم عبادت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر تنگی اور مشقت کو ہٹانے کے لئے ہدیہ لینے سے منع فرما دیا یعنی لوگ زکوٰۃ کے ساتھ ہدیہ بھی دیں یہ ان پر بھاری گزرے گا کہیں اس مشقت کی وجہ سے وہ زکوٰۃ دینا نہ چھوڑ دیں۔

عقل سے استدلال:

اب اگر انسان اپنی عقل و دانش کو استعمال کرے تو وہ اس عبادت کی اہمیت سمجھ سکتا ہے کہ گردش دولت کس قدر اہم ہے اور

معیشت کی ترقی کے لئے ، اگر مال ملک کے چند لوگوں تک محدود رہے گا تو اس معیشت پر منفی اثر پڑے گا اور ڈیمانڈ اور سپلائی کا معاملہ بھی ڈسٹرب ہوگا۔ اور دوسرا یہ کہ امیر امیر تر ہوتا جائے گا اور غریب غریب تر اس لئے ضروری ہے کہ غریبوں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے اور توازن کو برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے۔

روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد:

روحانی فوائد:

۱۔ اطاعت الٰہی: سب سے پہلا اثر جو انسان پر ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم مان کر ادا کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کو ادا کرنا واجب ہے۔

۲۔ خوف خدا: انسان کے دل میں اس چیز کا خوف ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اسے ناراض نہ کرے۔ وہ انسان مال کی محبت کے باوجود صرف اپنے خدا کی ناراضگی کے خوف سے زکوٰۃ کو ادا کرتا ہے اور آخرت میں اس مال کی جوابدہی کا خوف ہے بھی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: **واتی المال علی حبه (القرآن)**

ترجمہ: وہ مال کی محبت کے باجود مال دیتے ہیں۔

۳۔ شکر الٰہی: انسان کی اللہ رب العزت نے بے جا نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے کئی طریقے ہیں، یا تو نوافل ادا کر کے یا اچھے اعمال کر کے۔ انسان کو جو مال عطا کیا گیا ہے وہ تشکراً

اس مال کو اللہ تعالیٰ کے ان بندوں پر خرچ کرتا ہے جو ان نعمتوں سے محروم ہیں۔

۴- **محبت خداوندی:** انسان اللہ کی محبت میں اس کے حکموں اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (القرآن)

ترجمہ: اگر تم لوگ خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
معلوم ہوتا ہے کہ ہر حکم کی تعمیل سے خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے۔
اور زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی ان حکموں میں سے ایک حکم ہے۔

اخلاقی فوائد:

۱- **بخل کا خاتمہ:** بخل اور کنجوسی انسان کے اخلاق پر ایک دھبہ ہے اللہ تعالیٰ کو اسراف اور تبذیر دونوں ناپسند ہیں۔
قرآن پاک میں اس سے منع فرمایا ہے: "اور تم بخل نہ کرو"
جب انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو وہ بخل کی صفت سے نکل جاتا ہے

۲- **فخر و تکبر کا خاتمہ:** زکوٰۃ کا ادا کرنا اس بات پر دلیل ہے جو انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جس چیز کے بارے میں وہ خود جوابدہ ہے اس پر فخر و غرور کیسا ہے۔ بلکہ اس کو خدا کے بندوں میں تقسیم کر کے وہ سخاوت کی صفت میں آجاتا ہے۔

۳۔ محبت و احساس کا جذبہ: انسان کے دل میں دوسروں لوگوں کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ان کی مدد کر کے سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی انسان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ زکوۃ کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کی صف میں کھڑا ہوتا ہے جن کے لئے حدیث میں "الید العلیا" کا لفظ آیا ہے۔

فرمان رسول ہے: **الید العلیا خیر من الید السفلی۔**

ترجمہ: دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

سماجی فوائد:

۱۔ اخوت و ایثار: جب انسان ایک معاشرے میں رہتا ہے تو وہ اس کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ معاشرہ مختلف لوگوں کے ساتھ ہونے سے بنتا ہے۔ اور جب لوگ ساتھ رہتے ہیں تو سب برابر نہیں ہوتے امیر اور غریب اور درمیانے طبقے کے لوگ ہوتے ہیں۔ زکوۃ ادا کرنے والے لوگوں کے دل میں اپنے بھائیوں کے لئے اخوت و ایثار کا جذبہ ہوتا ہے۔ ان کے دکھ اور درد کا خیال ہوتا ہے۔

۲۔ جرائم کی کمی: جب لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور ان لوگوں کا احساس کرتے ہیں تو پھر معاشرے میں جرم کم ہوتے ہیں۔ ان غریب لوگوں کو اپنا پیٹ پالنے کے لئے چوری چکاری کا راستہ اختیار نہیں کرنا پڑتا۔

۳۔ گردش دولت: مال و دولت چند ہاتھوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ گردش کرتا ہے جب امیر لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں تو

Scanned with CamScanner

غریبوں کو اتفاق ملتا ہے۔ پھر غریب لوگ بھی جا کر اپنے لئے سامان خریدتے ہیں جس سے ڈیمانڈ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ملک میں ڈیمانڈ سپلائی کا سلسلہ بہتر انداز میں چلتا ہے۔ مال امیروں کے پاس ذخیرہ رہنے کے بجائے استعمال میں آتا ہے۔

٤۔ مہنگائی کا خاتمہ:

مہنگائی جو دن بدن بڑھتی جا رہی ہے زکوٰۃ اس میں بھی کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور مہنگائی غریبوں کے لئے تو وبال جان ہے۔ اس لئے زکوٰۃ سے ان کو بھی حوصلہ ہوتا ہے۔

٥۔ معاشی استحکام:

معیشت کے لئے تو گردش دولت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ ذخیرہ اندوزی معیشت کو برباد کر سکتی ہے۔ اور نبی علیہ السلام نے بھی ذخیرہ اندوزی کو ناپسند فرمایا ہے۔ معاشی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ مال وغیرہ زکوٰۃ صدقہ خیرات قطرانہ کے طور پر غریبوں تک پہنچتا رہے اور سودی نظام ختم ہو۔

خلاصہ البحث:

اس تمام بحث سے واضح ہوا کہ زکوٰۃ بہت اہمیت کی حامل عبادت ہے اور اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہت اثرات ہیں۔ اس کی ادائیگی اگر ہر انسان کرنے لگے تو روشن مستقبل ضرور ہوگا۔

— × — × —

سوال نمبر ۶:

اسلام میں خواتین کے حقوق پر جامع مضمون:

جواب:

اسلام نے عورت کو جو عزت بخشی ہے وہ عزت کسی اور مذہب نے نہیں دی ہے۔ دور جاہلیت سے دیکھا جائے تو عورت کو بہت رذیل و کمتر سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ بیٹی کی پیدائش پر اس قدر جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا کہ ان کو زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔ اسلام نے انسانوں کو عورت کے مقام اور مرتبہ سے آگاہ کیا۔ چاہے وہ ماں کے روپ میں ہو، بیوی، بیٹی یا بہن کے روپ میں ہو اسلام نے عورت کو بہت بلند مقام پر دکھایا ہے اور نبی علیہ السلام نے اور صحابہ کرام نے عملاً بھی بتا دیا۔ اسلام نے عورت کو ہر وہ حق دیا جو کہ ایک انسان کو حاصل ہونا چاہئے، اس کی جان، مال، عزت کو بھی اتنا ہی اہم رکھا جتنا کہ ایک انسان کا جان، مال اور عزت اہم ہونی چاہئے اس کے ازدواجی حقوق کا خیال رکھا، اور سیاسی حقوق سے بھی محروم نہ کیا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کے ان حقوق کو ادا کیا جائے نظرانداز نہیں۔

عورت کا مقام و مرتبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں:

عورت بحیثیت ماں:

اسلام نے عورت کو ماں ہونے کی حیثیت سے جو عزت بخشی ہے اور جس مرتبہ پر رکھا ہے وہ مرد کو والد ہونے کی صورت میں نہیں حاصل۔ بےشک والد کے فضائل بہت زیادہ ہیں مگر والدہ کی فضیلت و مرتبہ کی کوئی

فضل نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ ہے جس میں حضور سے پوچھا گیا کہ والدین میں کون افضل ہے فرمایا ماں۔ سوال کیا گیا پھر؟ فرمایا ماں تیسری بار بھی فرمایا ماں اور چوتھی مرتبہ فرمایا باپ۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم قرآن پاک میں کئی مقامات پر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ : **وبالوالدین احسانا (القرآن)** والدین کے ساتھ احسان والا معاملہ کرو۔

عورت بحیثیت بیوی:

عورت بیوی ہونے کی حیثیت سے بھی بلند عزت کی حامل ہے اور نبی علیہ السلام کی عملی زندگی سے ہمیں دلیل ملتی ہے کہ وہ کسطرح سے اپنی تمام ازواج سے دللگی کرتے تھے اور سب کا خیال رکھتا تھا۔ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ ان کی عزت کرتے تھے۔ سفر پر جانا ہوتا تو قرعہ اندازی کرتے تھے جسکا نام آتا وہ ساتھ جاتی تھی کسی کی دلآزاری نہ ہوتی اور عصر کے بعد سب سے ملنے جاتے تھے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن (القرآن)

ترجمہ: وہ تمھارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

وخلقنکم ازواجا (القرآن)

ترجمہ: اور ہم نے تم کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔

کسقدر فضیلت کی حامل ہیں یہ آیات بتا دیا کہ تم دونوں ایک دوسرے کے رازدار ہو، عورت کمتر نہیں ہے کہ اس کو دل کا حال بھی نہ سنایا جائے اور فرمایا کہ جوڑوں میں بنائے گئے ہو۔ معلوم ہوا کہ جوڑا مکمل دو سے

دو سے ہی ہوگا۔ اگر مرد اہم ہے تو عورت بھی اہم ہے۔ اور جوڑا بنانے کی وجہ ایک دوسرے کی ضرورت میں بنا دی۔ تاکہ پھر وہ اس سے آگے اور مرد اور عورت بنائے یعنی بغیر عورت کے آگے نسلیں نہیں چل سکتیں۔

عورت بحیثیت بیٹی:

فرمان نبی ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے تعلیم دے اور ان کو بیاہ دے وہ قیامت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا (شہادت اور درمیانی انگلی) یعنی اتنا قریب ہوگا۔ پھر قرآن پاک میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اور اس کو انتہائی برا عمل کہا گیا ہے جو کہ ظلم ہے۔

عورت بحیثیت بہن:

عورت بہن ہونے کی حیثیت سے عزت کی حامل ہے اس پر وہ واقعہ دلیل ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن شیما کو گرفتار کر کے لایا گیا تھا جو کہ بنو ہوازن قبیلہ سے جنگ کے وقت گرفتار ہوئی تھیں۔ ان سے حضور نے نشانی دکھانے کو کہا تو انہوں نے زخم دکھایا۔ حضور نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور فرمایا کہ تم چاہو تو یہاں رہ لو اور چاہو تو واپس چلی جاؤ۔ حضرت انہوں نے واپسی کا کہا۔ انہیں باعزت رخصت فرمایا۔

ان تمام احادیث سے اور آیات قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کسی بھی دور میں سوائے اسلام میں اسکا مقام و مرتبہ نہیں دیا گیا ہے۔

عورت کے عمومی حقوق:

جان کی حفاظت:

عورت کی جان بھی اس قدر قیمتی ہے جتنی کہ ایک مرد کی جان۔ بلکہ اسلام نے تو جنگ کے موقعوں پر عورتوں اور بچوں کے قتال سے منع فرما کر عورت کو اور عزت بخشی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

من قتل نفسا متعمدا فجزاءه جهنم : جس نے جان بوجھ کر کسی جان کو قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے۔ یہاں پر مرد عورت کے قتل کی قید نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ عورت کی جان کی حرمت بھی ویسی ہے جو مرد کی جان کی ہے۔

مال کی حفاظت:

عورت اگر بہت مال و متاع والی ہے تو کسی کے لئے اس پر قبضہ کرنا اسلام کی رو سے ناجائز ہے۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا کہ عورت کسی مال کی مالک نہیں رہتی تھی یا اس کی حق تلفی کی جاتی تھی۔ اسلام نے میراث جیسے فرائض سے اس کے مال کے محفوظ ہونے کو تقویت دی ہے

عزت کی حفاظت:

عورت کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اور اسکو ذلیل و رسوا نہ کرنا اس کا اسلام سختی سے حکم کرتا ہے۔ بلکہ عورت کو بھی پردہ کا حکم اور اس کے ستر کی تعیین کر کے واضح کر دیا کہ وہ ایک محفوظ چیز ہے۔ سورۃ احزاب میں بہت واضح انداز میں فرما دیا کہ:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (القرآن) پرانے دور کی عورتیں

کی طرح ظاہر ہو کر تہ ھوا۔ بعد کی آیات میں فرمایا کہ مردوں سے سختی سے کلام کرے۔ مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا اور یہ سب اس لئے کہ وہ محفوظ رہے۔

تعلیم کا حق:

عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا اور ہماری صحابیات اس بات پر کھلی دلیل ہیں۔ صحابیات کا علم بعض اصحاب سے زیادہ ہوتا تھا۔ وہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں آتیں اور سوال جواب کرتی تھیں اور ان کی محنت اور جدوجہد کی وجہ سے آج عورت سے متعلق مسائل کے حل احادیث میں موجود ہیں۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة:**
علم کا حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔
ہم کسی کو کیا حق ہے کہ وہ عورت کو اس کے اس فرض سے محروم رکھے جیسا کہ اس دور میں کیا جاتا ہے۔

عورت کے ازدواجی حقوق:

نکاح کا حق: بالغ عورت کو نکاح کرنے کا حق اسلام دیتا ہے اور ولی اس میں دخل اندازی نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ نکاح نہ کرنا چاہے تو زبردستی نہیں کر سکتا۔

خیار بلوغ: اگر ولی بلاغت سے پہلے نکاح کر چکا ہو تو بالغ ہونے کے بعد عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا نکاح برقرار رکھے یا اس کو ختم کر دے۔

مہر کا حق: مہر عورت کا حق ہے ہر صورت ادا کیا جائیگا۔ مرضی سے معاف کر سکتی ہے۔

۱۔ طلاق دینا چاہے تو پورا ادا کرے گا اگر صحبت کے بعد ہو۔

۲۔ اگر صحبت سے پہلے یعنی نکاح کے بعد طلاق دے دیتا تو بھی نصف مہر کی حقدار ہوگی

نان نفقہ کا حق: عورت کا نان نفقہ شادی کے بعد اس کے شوہر کی ذمہ داری ہے۔ طلاق کے وقت حاملہ ہو تو وضع حمل تک نان نفقہ دے گا۔ **الرجال قوامون علی النساء** : مرد ذمہ دار ہیں عورتوں پر

خلع کا حق: عورت کو نکاح ختم کرنے کے لئے خلع کا حق حاصل ہے اور اس کے بدلے میں وہ مہر معاف کرنا چاہے یا کچھ اور دینا چاہے تو دے سکتی ہے۔

وراثت کا حق: عورت شوہر کے مرنے کے بعد اس کے حصہ میں میراث کی حقدار ہوگی اور یہ حق اس سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

عورت کے سیاسی حقوق:

ووٹ دینے کا حق: عورت کو اسلام نے ووٹ دینے کا حق بھی دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشورہ کی کمیٹی سے عبدالرحمن بن عوف کو عورتوں کی طرف بھیجا تھا کہ ان سے ووٹ لیا جائے

عورت کو منصب پر عائد کرنا

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی کو ایک جگہ پر عائد کیا تھا ایڈمنسٹریٹو معاملات کو دیکھنے کے لیے۔

عورت کا جنگ میں حصہ لینا:

عورت کو جنگ میں حصہ لینے کی بھی اجازت ہے اس میں بہت سے واقعات ہیں جہاں عورتوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ حضرت صفیہ کا یہودی کو مارنا۔ ام حرام کا بحری جنگ میں حصہ لینا وغیرہ۔

خلاصہ بحث:

ان تمام قرآن و احادیث کے دلائل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ عورت کو کس قدر اسلام نے عزت بخشی ہے۔ قرآن پاک کی ایک سورت کا نام بھی "النساء" ہے۔ دور حاضر میں لوگوں کو اس بات کی تعلیم دینا بہت ضروری ہے جو کہ دور جاہلیت کی طرح عورت کو جوتی کی نوک پر رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سوال نمبر ۵: خلافت کا مطلب کیا ہے۔ خلافت میں گورننس اور احتساب کی نمایاں خصوصیات۔

جواب:

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ انسان کو راہ راست پر رکھنے کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری کیا اور پھر نبی علیہ السلام پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اس کے بعد امت محمدیہ نے تبلیغ کا کام سنبھالا۔ حکومت کرنے کے لئے جس کو چنا گیا ان کو خلیفہ کہا گیا کہ وہ اس دنیا میں نبی علیہ السلام کے بعد حکومت کو سنبھالیں گے۔ چار مشہور زمانہ خلیفہ جن کی خلافت کی مثال دی جاتی ہے ان کے عہد خلافت کی کچھ نمایاں خصوصیات ہیں اور انہیں کی طرز پر آگے حکومت کرنی چاہئے۔ انہوں نے حکمرانی کرنے کے بنیادی اصول بنا دیئے اور احتساب کا بھی واضح کر دیا کہ کتنا ضروری ہے خود سلطنت کے لئے۔

خلافت کا مطلب:

خلافت خلف سے مشتق ہے یعنی پیچھے آنا۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کے پیچھے آئے۔

اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بعد مسلمانوں پر خلافت یا حکمرانی کرنا، قرآن اور سنت کے احکامات کی روشنی میں ایک اسلامی ملک پر۔

Scanned with CamScanner

گورننس اور احتساب کی نمایاں خصوصیات:

احتساب کا مطلب ہے کہ کسی چیز کا حساب رکھنا، نظر رکھنا۔ احتساب کرنے والے کو محتسب کہتے ہیں۔

حدیث مبارکہ: کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ہیں۔
ترجمہ: تم سب سے سوال کیا جائے گا تمھاری رعایا کے بارے میں۔

حضرت ابوذر سے فرمایا کہ تم ایک کمزور آدمی ہو ان حکومتی معاملات سے دور رہو۔

احتساب سیرت نبی علیہ السلام سے:

① عاملین کا احتساب:
زکوٰۃ کا عامل حضور کے پاس مال لے کر آیا تو اس نے بتایا کہ یہ صدقہ کا مال ہے اور یہ ہدیہ کا۔ حضور نے ہدیہ لینے کو ناپسند فرمایا اور منع کر دیا۔

② تاجروں کا احتساب:
حضور ﷺ نے ایک مرتبہ مارکیٹ سے گزرتے ہوئے ایک شخص کے آگے میں اناج کا ڈھیر گیلا تھا۔ وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے بتا کر بیچو یعنی چھپاؤ مت۔

فرمان ہے کہ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

Scanned with CamScanner

خلفاء کے زمانے میں احتساب:

عہد صدیقی میں:

① حد کے معاملے میں:

عورت نے زنا کا بتایا تو فرمایا کہ اگر کسی اور سے ذکر نہیں کیا ہے تو خاموش رہو اور توبہ استغفار کرو۔

یعنی نرمی والا معاملہ فرمایا۔ حدود سے جس حد تک بچنا ممکن ہو بچا جائے۔

② منکرین زکوٰۃ کے ساتھ سختی:

فرض عبادت کے انکار کرنے والوں کے ساتھ حضرت صدیقؓ نے جنگ کا اعلان فرما دیا۔

عہد فاروقی میں:

① ابو موسیٰ اشعری کا معلوم ہوا کہ 60 شہزادے لگے ہیں حکومت زبیر بن سفیان کے حوالے کی ہے لشکر باندی کو کھانا بہت عمدہ لشکر شہر میں دیا جاتا ہے جو لوگوں کو میسر نہیں ہوتا۔ اس کے بارے میں پوچھا تو پہلی دو باتوں کی وجہ بتا دی۔ تیسری کی نہ دی تو پابندی لے لی گئی۔

② حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ سب کو مال میں سے ایک ایک چادر ملی ہے تو آپ کے پاس دو چادریں کیونکہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک چادر ان کے بیٹے کی ہے۔

ان معاملات پر نظر ہوتی تھیں جو آج کے دور میں نظر انداز کیے جاتے ہیں

③ حج کے موقع پر شکایات کی اجازت تھی۔ لوگ شکایات لگاتے اور حضرت عمرؓ ان کی شکایات دور کرتے

عہدِ عثمانی میں:

① خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک غلطی کی وجہ سے معزول کر دیا۔

② ایک گورنر کے شراب پینے کا علم ہوا تو اس کو عہدے سے نہ صرف ہٹایا بلکہ سرِعام کوڑے بھی لگوائے۔

عہدِ علی میں:

ایک گورنر نے محل تعمیر کروایا اس کے باہر دیوار لگا دی کوئی آ جا نہ سکے۔ حضرت علی نے دیوار جلوا دی۔

خلاصۃ البحث:

خلیفہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت گورنرز پر نظر رکھے۔ اور ان کی تصحیح کرے۔

Scanned with CamScanner